International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 521- 538

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

قرآن کریم میں اختلاف کی بنیادیں: مذہبی اختلافات کی ابتدا اور اسباب کا تجزیاتی مطالعہ

Foundations of Disagreement in the Qur'ān: An Analytical Study of the Origins and Causes of Religious Disputes

Dr. Syed Muhammad Mubeen Shah
Ph.D. Research Scholar, Gomal University, Dera Ismail Khan, Khyber Pakhtunkhwa.

Abstract

The satisfaction of disagreement refers to finding contentment or fulfillment in having differing opinions or viewpoints from others. It's the idea that engaging in healthy, respectful debates or discussions with people who hold opposing views can be a valuable and enriching experience. Disagreement is sometimes positive and creats the basis for new ideas and experiences, while sometimes it is interpreted negativity and causes conflicts and quarrels. Along with this, it is important to find a fair and judicial solution of the problems between different parties or individuals is possible. Judicial, social, political, and other development and intellectual opportunities are used to settle and resolve differences so that conflict resolution between different individuals or parties is possible. In summary, the satisfaction of disagreement stems from the belief that diverse viewpoints, when approached with respect and openness, can lead to personal and societal growth. It encourages critical thinking, fosters constructive communication, and helps in building a more inclusive and understanding community.

Keywords: Opinion, viewpoints, ideas, fair, problems, intellectual, conflicts, critical thinking, constructive communication.

تعارف موضوع

قرآن کریم میں اختلافات کی بنیادوں کا مطالعہ ایک اہم موضوع ہے جو مذہبی اختلافات کے آغاز اور ان کے اسباب کی جامع تفہیم فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید نے مختلف اقوام، انبیاء، اور آسمانی کتب کے درمیان پائے جانے والے اختلافات کو مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے، اور ان اختلافات کی نوعیت اور ان کے پیچھے کار فرما اسباب کو بھی بیان کیا ہے۔ مذہبی اختلافات کا آغاز اور ان کے اسباب نہ صرف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بلکہ انسانی نفسیات، معاشرتی عوامل، اور تاریخ کے تناظر میں بھی

اہمیت رکھتے ہیں۔ اس مطالعے میں قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ان اختلافات کی بنیادوں کا تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ مذہبی اختلافات کی جڑوں تک پہنچا جاسکے اور ان کے حل کے ممکنہ ذرائع کو سمجھا جاسکے۔

اختلاف کی تفہیم

اختلاف خلف سے مرکب ہے جس کا مادہ "خ ل ف"[1] ہے "خَلْفٌ: ضِدُّ قُدَّامٍ"[2] (خلف قدام کی ضد ہے) جس کے معنی پیچھے کے ہیں۔ لفظ "خلاف" یا "اختلاف" ان دونوں کے درمیان کوئی قابل اعتماد فرق نہیں۔ علماء اپنی کتابوں میں دونوں کو ایک ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں اگرچہ بعض علماء نے بہ تکلف دونوں میں فرق کرنے کی کوشش کی ہے لیکن حاصل کلام یہ ہے کہ معنی کو سمجھ لینے کے بعد اصطلاح میں اختلاف کی کوئی وجہ جواز نہیں۔[3]

علامہ جرجانیؒ فرماتے ہیں: "منازعة من المتعارضين لتحقيق حق و ابطال باطل"[4] (اختلاف: وہ نزع ہے جو دو فریق کے درمیان اثبات حق اور ابطال باطل کے لئے ہو)۔

علم الاختلاف

اُن مسائل کا حل ہے جن میں اجتہاد جاری ہوتا ہے پیش آمدہ رائے میں درستگی یا غلطی یا انفرادیت سے قطع نظر۔ بسا اوقات علم الاختلاف اُن مسائل کے ساتھ خاص ہوتا ہے جن میں بالفعل مجتہدین میں اختلاف ہوا ہو۔

قرآن کریم کے مضامینِ اختلاف

شریعت، کتاب، ہمہ گیر اختلاف کا ذکر

"كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"[5]

(لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اُتاری تاکہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کریں اور کتاب میں اختلاف اُنہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے)

"لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ"[6](اس لیے کہ اُنہیں صاف بتادے جس بات میں جھگڑتے تھے اور اس لیے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے ہیں)"وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ"[7](اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی اُمت کرتا لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے اور ضرور تم سے تمہارے کام پوچھے جائیں گے)۔

انبیاء اور انکی نشانیاں، دِین کے اختلاف کا ذکر

"إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ"[8]

(بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے اور پھوٹ میں نہ پڑے کتابی مگر بعد اس کے کہ علم آچکا اپنے دلوں کی جلن سے اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے)

"وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ"[9]

(اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے اور اے سننے والے ان کی خواہش کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے)

"أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ"[10]

(بلکہ تم یہ کہتے کہ ابراہیم واسماعیل واسحاق ویعقوب اور ان کے بیٹے یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو)۔

موتِ نبیؑ کے اختلاف کا ذکر

"وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا"[11]

(اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ اُن کے لیے اسکی تشبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے ضرور اس کی طرف شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اُنھیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بے شک اُنہوں نے اُسے قتل نہیں کیا)

نعمتوں میں اختلاف کا ذکر

"وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ"[12]

(اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھائے ہوئے اور کچھ بے چھائے اور کھجور اور کھیتی جس مین رنگ رنگ کے کھانے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی میں الگ)۔

ان سب اختلافات کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً"[13]

(ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا)

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا"[14]

(اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو)

اس بحث بالا سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے انسان کو صرف اور صرف عبدیت کے لیے پیدا کیا ہے اختلافات کو ذکر کرنے کا مقصد ربوبیت وہدایت کی تلاش میں آسانیوں کا سامان پیدا کرنا ہے۔

قرآن کریم کے مضامینِ تحکیم

شریعت میں اختلاف کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ"[15]

(اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں اس طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑتے ہیں)۔

کتبِ الٰہی میں اختلاف کرنے کے متعلق ارشادِ باری

"الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا"[16]

(وہ جو تمہاری حالت دیکھا کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچایا تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا)۔

ایمان الرسل، وحی کے بارے میں کلامِ رب

"إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ"[17]

(یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کروں گا اور تیرے پیروؤں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو)۔

ایک اور جگہ فرمایا:

"وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ"[18]

(اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میری طرف سے بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر)

پھر فرمایا:

"فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ"[19]

(تو اختلاف میں نہ پڑے مگر علم آنے کے بعد بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات میں جھگڑتے ہیں)

سورہ یونس میں آیا ہے:

"وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِين"[20]

(اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے صبر وکرو یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے)۔

حج، اعمال صالحہ، طریق عبادت، دین، انفاق فی سبیل اللہ

"أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ"[21]

(کیا انہیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے آرہے ہیں اور اللہ حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی)۔

"الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ"[22](بادشاہی اُس دن اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ چین کے باغوں میں ہیں)۔ "اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ"[23](اللہ تم میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کررہے ہو)۔

"أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ"[24]

(ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے اور وہ جنوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیے کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں اللہ ان یں فیصلہ کردے گا اس بات ک اجس میں اختلاف کررہے ہیں بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہے)۔

"قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ"[25]

(تم عرض کرو اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے)۔

"إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ"[26]

(یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھا لوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کروں گا اور تیرے پیروؤں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو)۔

"وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ"[27](اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن جس بات میں تم جھگڑتے ہو)۔"إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ"[28](بے شک تمہارا رب ان میں فیصلہ فرمادے گا قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے)۔

اللہ عزوجل نے سب اختلافات کے متعلق فرمایا کہ وہ ان سب کا فیصلہ آخرت میں فرمائے گا تاکہ دینِ اسلام کے ایمانی پہلو(جس کا تعلق انسانی دِل[29] سے ہے) کے علاوہ تمام پہلوؤں میں اتحاد و یگانیت قائم رہے تفرقہ وانتشار کا دروازہ ہمیشہ بند رہے۔

مذہبی اختلاف کی ابتداء

باقاعدہ مذہبی اختلاف کے آغاز کے سلسلے میں اسکندریہ کے یہودی عالم "فیلو(Philo)"[30] کا نام لیا جا سکتا ہے۔ جس نے سب سے پہلے مذہب(موسوی شریعت)[31] اور فلسفہ یونان میں مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ فیلو کا مقصد یونانی دانشوروں پر یہودی مذہب کی برتری ثابت کرنا تھی جس کی بدولت یونانی مفکرین اور موسوی شریعت میں اختلاف رُونما ہوا، یہی دینی اختلاف عیسوی شریعت میں بھی واقع ہوا، جس کے نقصانات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسلام دُشمن عناصر نے اس طریقہ کو مُسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے اور ان میں مذہبی اختلاف پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا۔ مُسلمانوں کے ہاں اس اختلاف کی داغ بیل علم الکلام کی صورت میں اموی عہدِ خلافت میں پڑی جب بعض مذہبی عقائد پر عقلی بحث و مباحثے کا آغاز ہوا، اس ضمن میں مختلف مکاتبِ فکر وجود میں آتے گئے اور متکلمانہ مسائل و مباحث کا دائرہ پھیلتا گیا۔

اسبابِ اختلافِ محمود

مستند علم یا جدید تحقیق کا حامل ہونا، ذرائع علم کا بُنیادی اور معیاری ہونا، فقاہت و تحقیق کے اُصول و قواعد اور اسلوب وضوابط میں مہارت ہونے کے ساتھ ساتھ حدود و قیود سے واقف ہونا، تقویٰ و پرہیز گاری میں افضل ہونا اور دُنیا سے بے رغبتی۔ مذکورہ صفات کے حامل شخص کا اپنے سے کم تر سے اختلاف ایک فطری عمل ہے اس فطری اعلیٰ اختلاف کو نہ صرف مانا جائے بلکہ اِس کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے۔

اسبابِ اختلافِ مذموم

جہالت ،تعصب ،نفس پرستی اور غیر محل میں اختلاف: **اول: جہالت۔** اختلافات کی وجوہات پر غور کیا جائے تو "جہالت" ایک اہم سبب ہے جس کی بنا پر اختلافات رُونما ہوتے ہیں، مذہبیات سے ناواقفیت، احکام کے مابین درجات اور ان کے حدود و قیود سے عدم معرفت، جس امر میں گفتگو ہو رہی ہے اس میں مہارت کا فقدان اور اس کے لوازم و مقتضیات سے جہل ایسا سنگین وخطرناک مرض ہے جس نے اُمت کو اختلاف و انتشار کا شکار بنا کر رکھ دیا ہے، دینی مسائل محض عقل سے دریافت نہیں ہوتے؛ بلکہ دین کے اُصول کی دریافت کے بعد صحیح راہ ملتی ہے ہر شخص کی رائے زنی، ہر کس وناکس کی مداخلت، ہمہ وشما کی فتویٰ بازی نے اُمت کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

> "إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا"[32]

(اللہ تعالیٰ بندوں سے یک لخت علم کو سلب نہیں کرے گا؛ بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو اُٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو بنالیں گے، پس ان سے سوال کیا جائے گا وہ بھی بغیر علم فتویٰ دیں گے نتیجتاً خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے)۔

دوم: تعصب و نفس پرستی

تعصب بھی اختلاف کے باب میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے، انسان جانتا ہے مگر قومی ہمدردی، لسانی وزبانی ہم آہنگی، مسلکی اتحادواتفاق اور سیاسی اشتراک کی وجہ سے اختلاف کرتا ہے یا پھر ان سب سے قطع نظر محض نفسانی خواہش کی تکمیل کے لیے اور جذبات کی تسکین کے لیے اختلاف کرتا ہے۔یہود و نصاریٰ کا اپنے نبیوں سے اور کفارِ مکہ کا اسلام و مسلمانوں سے اختلاف و عناد کا بُنیادی داعیہ و کلیدی محرک یہی تعصب ہی تو تھا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

"وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ"[33]

(اُنہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر بعد اس کے کہ اُنہیں علم آچکا تھا آپس کے حسد سے)۔

حضرت ابو امامہ کی مرفوع حدیث میں اس قبیح داعیہ کی طرف واضح اشارہ موجود ہے:

"مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ"[34]

(کہا گیا ہے: مراد یہاں عناد اور قرآن میں بعض کا بعض سے تعارض پیدا کر کے شک پیدا کرنا ہے کہ اپنے مذہب و مشرب اور اپنے مشائخ کی آراء کی ترویج ہو، اُن کا مقصود حق کی نصرت کرنا نہیں ہے اور یہ صورت حرام ہے)۔

سوم: غیر محل میں اختلاف

تشابہات و اسرائیلیات: الف: تشابہات۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید ہدایت فرمانے، بندوں کو جانچنے اور آزمانے کو اُتارا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا"[35]

(اسی قرآن سے بہت سے گمراہ ہوئے اور بہت سے ہدایت یافتہ ہوئے)

اس ہدایت وضلالت کا بڑا منشا قرآنِ عظیم کی آیتوں کا دو قسم ہونا ہے۔ محکمات اور متشابہات: متشابہات بھی ان اُمور میں سے ہیں جن میں اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے:

"هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ"[36]

(وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے) اس آیت مبارکہ میں قلوبھم زیغ کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں کہ ٹیڑھے دل والوں کو ان میں غور و فکر[37] نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جس رب عزوجل نے ہمارے دل کو پیدا کیا ہے وہ بہتر جانتا ہے۔

ب: اسرائیلیات

قرآنِ مجید میں ایسے تاریخی واقعات بھی مذکور ہیں جن کا علم اصلاح نفوسِ بشری کے لئے ضروری ہے مثلاً تکوینِ عالم، پیدائشِ آدم، انبیاء علیھم السلام اور اقوام گزشتہ کے واقعات۔ انسانی طبعیت کا یہ خاصہ ہے کہ جب کسی چیز کے متعلق سنتی ہے تو اس کے متعلق مزید معرفت کی خواہش اس میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے عہدِ صحابہ میں لوگ اِن اُمور کے متعلق اُن علماء اہل کتاب سے دریافت کرتے تھے۔ جو دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ امام ابن جریر طبریؒ بیان کرتے ہیں: "حضرت عبد اللہ بن عباس (حبر الامتہ) کعب الاحبارؒ کے پاس بیٹھتے اور انکی روایات اخذ کرتے تھے"[38] حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللَّهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، فَإِنْ كَانَ حَقًّا لَمْ تُكَذِّبُوهُمْ، وَإِنْ كَانَ بَاطِلًا لَمْ تُصَدِّقُوهُمْ"[39]

(جب اہل کتاب تم سے کچھ بیان کریں تو نہ اُن کی تصدیق کرو نہ تکذیب اور کہو ہم ایمان لائے اللہ اُس کی کتاب اور رسولوں پر، اگر سچ ہوئی تو تم نے اُس کی تکذیب کی اور غلط ہوئی تو تم نے اُس کی تصدیق کی)۔

علتِ اختلاف: علم الفلسفہ، علم الکلام اور علم المنطق

متذکرہ بالا تینوں علوم کی بُنیاد عقل پر ہے وحی (متلو و غیر متلو) کی بُنیاد مشیتِ رب عزوجل ہے بُنیادی فرق کی وجہ سے عقل کی رسائی وحی کی حکمت و مقصد اور علت و سبب تک ممکن نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے فلسفی، متکلمین اور منطقین قرآن وسنت سے اختلاف کی طرف جاتے ہیں۔ اختلاف کی سچائی اور عقل کی تسکین کی خاطر مختلف عقلی نظریات کو قرآنی آیات واحادیث کی تاویل و توجیح بنایا جاتا ہے اگرچہ قرآن وحدیث کا موقع و محل کسی بھی مقصد، حکمت، علت اور سبب کا تقاضا کرے یُوں یہ اختلاف دین و مذہبی ہو جاتا ہے اختلاف کی اس صورت پر عمل کرنا ہر عام و خاص پر واجب کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ دین سے نکل کر غیر شعوری طور پر معاشرتی ہو جاتا ہے یہ معاشرتی اختلاف مذہبی، اخلاقی، تہذیبی اور تمدنی تنزلی کا سبب بنتا ہے اور یہی تینوں چیزیں (مذہب، اَخلاق اور تہذیب) اسلام کا اصل الاصول ہیں۔

حدِ اختلاف

اختلاف کی حد قرآن کی رُو سے عقلی حد تک محدود نظر آتی ہے اور دوسرے لفظوں میں نظریاتی اختلاف مراد ہے ایمانی مراد نہیں ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نظریاتی اختلاف کی حد کو موسیٰ اور ہارون کے مکالمے میں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا۔ أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي۔ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي"[40]

(موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے اُنہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ تم میرے پیچھے آتے، تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا، کہا اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال، مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہوگے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا)۔

اس کے علاوہ حضور ﷺ کی مدنی زندگی میں منافقین کا ظہور 15 شوال 03 ہجری میں غزوہ اُحد کے موقع پر ہوا جب وہ "شوط" کے مقام سے جو اُحد پہاڑ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہے سے واپس آئے، ان منافقین کے لیے دُعا مغفرت

(نمازِ جنازہ اور زیارتِ قبر) کرنے سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو 09 ہجری میں غزوہ تبوک سے واپسی پر ان الفاظ "وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ"[41] (اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے) کے ساتھ منع فرمایا۔ ان دونوں قرآنی آیتوں میں کہیں بھی معاشرتی تعلق کی نفی نہیں کی گئی۔ معاشرتی تعلق تو جہاں تہاں 06 سال اور چند ماہ کے مدنی عرصہ (03 ہجری تا 09 ہجری) میں حضور ﷺ جو حامل وحی اور "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى"[42] (اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے) کی شان والے نے اِن منافقین کو اپنے ساتھ نماز میں شامل ہونے سے نہ روکا۔ نماز جو دین اسلام کی سب سے بڑی اور کامل ایمان والی عبادت ہے۔ ادائیگی نماز کے بعد کونسا ایسا دینی عمل (ماسوائے جہاد) ہو گا جو ان کے ملکر ساتھ ادا نہ کیا ہو۔ یہ سب خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا کلام اور نبی اکرم، نورِ مجسم، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا طرزِ زندگی ہے۔

بنی اسرائیل کے شرک اور منافقین کے دین اسلام کو نقصان پہچانے کے باوجود اللہ عزوجل کا تفرقے کے الفاظ استعمال نہ فرمانا، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا منافقین کے قتل نہ کرنے کے احکامات، نمازوں میں منافقین کی شمولیت، اُن سے معاشرتی مراسم اور ہارونؑ کا بنی اسرائیل کے شرک کا تفرقے کے ڈر سے موسیٰؑ سے شکایت نہ کرنا، ہارونؑ کے جواب پر موسیٰؑ کا خاموش ہو جانا اور شرک کرنے کے باوجود بنی اسرائیل (جو شرک میں مبتلا ہوئے) سے معاشرتی میل جول قائم رکھنا۔ قواعد اُصولِ فقہ[43] و اسباب اختلافِ مذموم سے قطع نظر، اہل علم کا اسباب اختلافِ محمود اور علتِ اختلاف: علم الفلسفہ، علم المنطق اور علم الکلام کی بُنیاد پر مسلمانوں پر شرک، گُستاخی اور منافقت کے حکم لگانا "يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوف"[44] (وہ اچھی بات کا حکم دیتے ہیں) "تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ"[45] (تم بھلائی کا حکم دیتے ہو) "يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ"[46] (اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے) "يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ"[47] (وہ ان کو بھلائی کا حکم دے گا) "وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ"[48] (مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں) "الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ"[49] (بھلائی کے بتانے والے) "وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ"[50] (بھلائی کا حکم کریں) "وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ[51]"[52] (اور معروف بات کا حکم دے) اور "وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ"[53] (اور عرف کا حکم دو) کو چھوڑ کر مستحب و مکروہِ تنزیہی[54] اور اُولیٰ و خلافِ اُولیٰ کو بُنیاد بنا کر اُمت کے ذہنوں کو اُلجھا کر مختلف گروہ میں تقسیم کرنا کون سا ایمان کلامِ الٰہی؟ کہاں کا فہمِ قرآن؟ اور کیسی اتباعِ انبیاء علیھم السلام ہے؟

خلاصہ بحث

اہل علم کو چاہیے کہ ایمان وعقیدہ سے متعلق مسائل وابحاث کو کامل احتیاط کے ساتھ قرآن وسنت کی حدود وقیود کی روشنی میں زبان پر اور تحریر میں لائیں۔ وحی کی بحثوں سے غیر وحی کی بحثوں[55] کو الگ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے تقسیم شدہ علمی تفاوت کی وجہ سے شیطان کے مکر وفریب کا شکار ہونے سے بچیں۔ کم علم والے، اختلاف رائے رکھنے والوں پر اللہ کے فضل (علمی سبقت) کا اعتراف کریں اور علمی سبقت والے کم علم والوں کے اقوال کی ممکن حد تک مثبت تاویل کریں۔ دینِ اسلام کی ضرورت وحکمت اور مقاصد شریعہ کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ مکرم، شافع روزِ محشر، وارثِ مقامِ محمود، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے درج ذیل ارشادات کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ[56] اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"[57] (تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو)۔ تفرقے[58] سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا:"فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا"[59] (پھر اگر کسی بات میں تمہارے درمیان نزع ہو تو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اِس کا انجام سے سے اچھا ہے) کتاب اللہ اور سنت کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ"[60] (میں نے تم میں دو حکم چھوڑیں ہیں تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے اگر ان دونوں سے جُڑے رہے: اللہ کی کتاب: قرآن اور اُس کے نبی کی سنت)۔ دوسری جگہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي"[61] (اے لوگو! میں تمہارے درمیان جو چھوڑے جارہا ہوں اگر تم نے اُسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب: قرآن، اور میری اہل بیت)۔ ان سے آگے بڑھنے سے متعلق ارشاد فرمایا:"قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ لَنْ تَزَالُوا، وَلَنْ تَضِلُّوا، وَالْأَصْغَرُ عِتْرَتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَسَأَلْتُ لَهُمَا ذَاكَ رَبِّي، فَلَا تَقْدُمُوهُمَا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوهُمَا: فَإِنَّهُمَا أَعْلَمُ مِنْكُمْ"[62] (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اول کتاب اللہ: قرآن، وجہ اس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے ہمیشہ اس کو تھامے رکھنا، ہرگز گمراہ نہیں ہوگے دوسری میری عترتی، ان دونوں کو جُدا نہ ہونے دینا یہاں تک تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو، میں نے اِن کے متعلق اللہ عزوجل سے سوال کیا ہے۔ ان سے آگے نہ بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤگے اور ان کو نہ سکھانا (غیر معروف تاویل نہ کرنا) کیونکہ یہ دونوں تم سے زیادہ علم والے ہیں)۔ اختلاف سے بچنے اور حُجت قائم کرنے کی حصولِ دلیل کو اللہ عزوجل نے "اللَّهِ

وَالرَّسُولِ"اور حضور ﷺ نے "كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ وكِتَابَ اللَّهِ،وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي"[63]اقوالِ مبارکہ کے الفاظ سے مقید کر دیا ہے۔ اختلافی اُمور (نزع) میں حصولِ دلیل کے لیے ان سے تجاوز نہ کیا جائے۔ خاص الخاص یہ کہ عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں:"سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ:اللهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"[1](اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو نماز کا آغاز "اس دعا سے "کرتے:اے اللہ !اے جبرئیل، مکائیل اور اسرافیل کے رب:اے آسمانوں اور زمینوں کے خالق:اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے!تیرے بندے جن باتوں میں اختلاف کرتے ہیں تُو ہی اُن کے درمیان فیصلہ فرمائے گا تُو اپنے حکم سے مجھے اُن میں سے حق بات پر رکھ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرتے ہیں،بے شک تُو ہی جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے)۔ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی سنت "عام الجماعت "کو زندہ کیا جانا اشد ضروری ہے۔ یہ وہ کچھ ہے جو مجھ:رب جلیل کے عبد ذلیل پر ظاہر ہوا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1 الفراهيدي، أبو عبد الرحمن الخليل بن أحمد بن عمرو بن تميم البصري (المتوفى: 170هـ)، كتاب العين، المحقق: د مهدي المخزومي، د إبراهيم السامرائي، الناشر: دار ومكتبة الهلال،265/04۔

2 الرازي، زين الدين أبو عبد الله محمد بن أبي بكر بن عبد القادر الحنفي (المتوفى: 666هـ)، مختار الصحاح، المحقق: يوسف الشيخ محمد، الناشر: المكتبة العصرية - الدار النموذجية، بيروت – صيدا، الطبعة: الخامسة، 1420هـ / 1999م،95/01۔

3 ابن حمیدؒ،صالح بن عبداللہ،ادب الخلاف،وزارت الشوون الاسلامیہ والاوقاف1419،ریاض ،سعودی عرب،ص09۔

---

[1] مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي،بالناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت،534/01۔

4 **الجرجانيؒ**، علي بن محمد بن علي، **التعريفات،باب الخاء**، دار الكتب العلمية بيروت -لبنان الطبعة: الأولى 1403ھ -1983م، 101/01۔

5 **البقرہ 213:02۔**

6 **النحل 39:16۔**

7 **النحل 92:16۔**

8 **آل عمران 19:03۔**

9 **المائدة 48:05۔**

10 **البقرہ 140:02۔**

11 **النساء 157:04۔**

12 **الانعام 141:06۔**

13 **المائدہ 48:05۔**

14 **الھجرات 13:49۔**

15 **البقرہ 113:02۔**

16 **النساء 141:04۔**

17 **آل عمران 55:03۔**

18 **الاعراف 87:07۔**

19 **یونس 93:10۔**

20 **یونس 109:10۔**

21 **الرعد 41:13۔**

22 **الحج 56:22۔**

23 **الحج 69:22۔**

24 **الزمر 03:39۔**

25 **الزمر 46:39۔**

26 **آل عمران 55:03۔**

27 **النحل 92:16۔**

28 **السجدہ 25:32۔**

29 دل کے حال کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:"**أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا**"تو نے اُس کا دل چیر کے کیوں نہ دیکھا کہ تو جانتا کہ اُس نے کہا یا نہیں: مطلب اعتقاد سے باخبر ہوتا(مسلم بن الحجاج القشيري، صحيح مسلم، المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت،96/01)

30 پُورا نام فیلو یودیس ہے 25ق م میں اسکندریہ مصر میں پیدا ہوا۔ اور 50ء میں سکندریہ ہی میں فوت ہوا۔ یہودی ربیوں کے مطابق اللہ کے نبی ابراہیمؑ سب سے پہلے فلسفی تھے جبکہ غیر مذہبی اسکالر فیلو یودیس کو اولین اور قدیم ترین فلسفی قرار دیتے ہیں۔ فیلو یودیس نے اپنی کتاب میں دینِ یہودیت کے افکار اور فلسفہ یونانی کو باہم مرتب کرنے کی کوشش کی ہے اس نے کتاب مقدس کے انداز تفسیر کو اختیار کرتے ہوئے، یہوداہ کتاب کی تعلیم کو قدیم یونانی فلسفے کی شاخوں کے ساتھ ممتزج کیا اور یہودیت کو خُدا، بشریت اور عالم امکان کی نئی جہتوں سے

روشناس کروایا۔یہودی فلسفہ تشریح بنی اسرائیل،ماخذ کائنات اور خدا کی صفات وقدرت پر بحث کرتا ہے۔یہودی فلسفہ کے اہم ترین ماخذات کتاب مزامیر داود، امثالِ سُلیمان اور کتاب ایوب ہیں۔ قرون وسطی کے یہودی فلسفیوں میں ابن میمون، یوسف بصیر، سُلیمان بن جبرئیل، بحیہ بن یقودہ، یہودا لاوی، حسدائی کرسکاس اور یوسف آلبو کے نام ملتے ہیں۔Jewish philosophy, Wikipedia Contributers, From Wikipedia the free

31 موسیٰؑ اور اُن کی قوم کو جو شریعت یعنی ایمان اور افعال کا طریقہ عمل دیا گیا اس کو موسوی شریعت کہتے ہیں۔

32 **البخاری، محمدبن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، طبع اولیٰ، ج01، باب کیف یقبض العلم، 31/01۔**

33 **الشوری 11:42۔**

34 **الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي، مصرالطبعۃ: الثانیۃ، 1395 ھ - 1975 م، باب من السورۃ الزخرف، 378/05۔**

35 **القرآن 26:02۔**

36 **ال عمران 07:03۔**

37 یہ غور و فکر آراء میں اختلاف کی طرف لے جاتی ہے۔

38 **الطبري، محمد بن جرير بن يزيد، أبو جعفر، جامع البيان في تأويل القرآن**، المحقق: أحمد محمد شاكر الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، 1420 هـ - 2000 م، 180/19۔

39 ابن حنبل، أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد الله، مسند الإمام أحمد بن حنبل، المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م، 460/28۔

40 **طه 92-94۔**

41 **التوبه 84:09۔**

42 **النجم 53: 3-4۔**

43 ***سدّ ذرائع***(القرافي أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن، أبو العباس، أنوار البروق في أنواء الفروق، الناشر: عالم الكتب الطبعة: بدون طبعة وبدون تاريخ، 32/02) اور **الضَّرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَحْظُورَاتِ** (بدر الدين العينى، محمود بن أحمد، البناية شرح الهداية الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، لبنانالطبعة: الأولى، 1420 هـ - 2000 م، 127/04)

44 **آل عمران 104:03۔**

45 **ایضا 110۔**

46 **ایضا 114۔**

47 **الاعراف 157:07۔**

48 **التوبه 71:09۔**

49 **ایضا 112۔**

50 **الحج 41:22۔**

51 معروف سے مراد: **قول اول**"ویأمرون بالمعروف"، یقول: یأمرون الناس باتباع محمد صلى الله علیه وسلم ودینه الذي جاء به من عند الله"(ابن جریر الطبري، جامع البیان في تأویل القرآن، 91/07)
قول دوم:"عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: فَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهُمْ دَعَوْا إِلَى اللهِ وَحْدِهِ وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ، دُعَاءً مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الإِسْلَامِ" **قول سوم:**"عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَوْلُهُ: وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ يَأْمُرُونَ بِطَاعَةِ رَبِّهِمْ"(ابن أبي حاتم الرازي، عبد الرحمن بن محمد بن إدريس، تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، المحقق: أسعد محمد الطيب الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز – المملكة العربية السعودية، ج 03، ص 727):"**الأَمر بِالْمَعْرُوفِ فَهُوَ الْإِسْلَام**"(السُّيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، الدر المنثور، الناشر: دار الفكر – بيروت، 289/02)
قول چہارم:"تأمرون بالمعروف" فإنه یعني: تأمرون بالإیمان بالله ورسوله، والعمل بشرائعه" **قول پنجم:**"تأمرونهم بالمعروف: أن یشهدوا أن لا إله إلا الله، والإقرار بما أنزل الله، وتقاتلونهم علیه، و"لا إله إلا الله"، هو أعظم المعروف"((ابن أبي حاتم الرازي، تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، 105/07)اس کے علاوہ وصیت، مرد وعورت کے آپس کے حقوق، نان ونفقہ، رضاعت، مہر اور یتیموں کے حقوق والی قرآنی آیات سے معروف کے معانی کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

52 لقمان 17:31۔

53 الاعراف 199:07۔

54 **كَرَاهَةَ تَنْزِيهٍ الَّتِي مَرْجِعُهَا خِلَافُ الْأَوْلَ**(ابن نجيم المصري زين الدين بن إبراهيم البحر الرائق شرح كنز الدقائق الناشر: دار الكتاب الإسلامي الطبعة: الثانية – بدون تاريخ، 285/02)
برصغیر کے مہتاب مولانا احمد رضاؒ نے فرمایا:"**فانه من المباح و لیس من المعصیة قطعا و ربما یتعمده الانبیاء علیهم السلام بیانا للجواز**"وہ مباح میں سے ہے اور معصیت میں سے یقیناً نہیں، کبھی انبیاءؑ اسے قصداً کرتے ہیں کہ اس کا جائز ہونا ظاہر ہو جائے(اعلیٰ حضرت، احمد رضا بن نقی علی، فتاویٰ رضویہ، رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرونی لوہاری گیٹ ،لاہور پاکستان، فروری 2000ء، 473/17)

55 www.hamariaawaz.com"رافضی نصیر الدین طوسی اور فرقہ بجنوریہ کی مایوسی"ماہنامہ پیغام شریعت، کیرالا ،انڈیا۔ مورخہ 2021-07-26۔ موضوع سے متعلق انتہائی اہم اور شاندار ہے ضرور پڑھیں۔

56 **امام طبریؒ**(ابن جریر الطبري، جامع البیان في تأویل القرآن، 72،71/07)بسند قتادہؒ وعبد اللہؒ وسدیؒ وعبد اللہؒ وضحاکؒ وابی سعید الخذری، **امام ابن کثیرؒ**(ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 89/02)بروایت علی مرفوعاً وبسند سعیدؒ وعبد اللہ وابی وائل، **امام سیوطیؒ**(السُّيوطي، الدر المنثور، 284/02)بروایت عبد اللہ بن مسعود وابی سعید الخذری تینوں مفسر حبل اللہ سے مراد"کتاب اللہ: القرآن"بیان کرتے ہیں۔

57 آل عمران 103:03۔

58 جو اختلاف کی انتہا ہے۔

59 آلنساء 59:04۔

60 مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني، الموطأ، المحقق: محمد مصطفى الأعظمي، الناشر: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية – أبو ظبي – الإمارات، الطبعة: الأولى، 1425 هـ - 2004 م، 1323/05-

61 الترمذي، محمد بن عيسى، أبو عيسى، سنن الترمذي، تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (جـ 1، 2) ومحمد فؤاد عبد الباقي (جـ 3) و إبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (جـ 4، 5) الناشر: شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر الطبعة: الثانية، 1395 هـ - 1975 م،662/05-

ابن حجر الهيتمي، أحمد بن محمد بن علي، الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة، المحقق: عبد الرحمن بن عبد الله التركي – كامل محمد الخراط الناشر: مؤسسة الرسالة – لبنان الطبعة: الأولى، 1417هـ - 1997م،439/02-

62 الطبراني، أبو القاسم، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، الأحاديث الطوال، المحقق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي، الناشر: مكتبة الزهراء – الموصل، الطبعة: الثانية، 1404 – 1983، 66/03-

63 "قرآن، سنت اور عترتی اہل بیتی" یہ الفاظ بظاہر دو ماخذ دلیل ہیں لیکن حقیقت میں تین دلیلوں پر دلالت کر رہے ہیں: تیسری دلیل "صحابہ اکرام" کا بھی تقاضا کر رہی ہے کیونکہ اہل بیت ہونا صحابیت کے بغیر ممکن نہیں لیکن صحابی ہونا اہل بیت کے بغیر ممکن ہے۔